رپورتاژ: عرفان احمد خان

58 واں جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء

ربوہ میں ماہ اکتوبر کے دوران ہونے والے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے بعد اہل ربوہ جلسہ سالانہ کی تیاریوں میں مصروف ہوجاتے تھے۔ اب جبکہ وطن عزیز میں اجتماعات اور جلسوں پر پابندی ہے اور خدائی تقدیر کے تحت خلافت احمدیہ ہجرت کر کے مغربی دنیا میں اسلام کی سربلندی کا پرچم تھامے ہوئے ہے تو مغرب بھی ربوہ اور قادیان کے روحانی ماحول سے روشناس ہو رہا ہے۔ اس کا عملی مظاہرہ ہم جلسہ سالانہ کی صورت میں بھی دیکھتے ہیں جو اب دنیا بھر کے ۷۰ سے زائد ممالک میں منعقد ہونے لگا ہے۔

مَیں نے برطانیہ میں پہلا جلسہ سالانہ 1973ء میں دیکھا تھا اور خلافت کے ہجرت کرنے سے پہلے متعدد جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ ہجرت کے بعد پہلا جلسہ سالانہ جو اپریل 1985ء کے سرد موسم میں ہوا، اس میں اور اس کے بعد تمام جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں شرکت کی خدا نے توفیق دی۔ گویا ”اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا“ کے شاہدین میں خاکسار بھی شامل ہے، الحمدللہ

امسال 23 جولائی کی شام برطانیہ کے 58 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے ہیتھرو ائیرپورٹ سے باہر آیا تو سامنے ڈیوٹی پر موجود ایک بچہ نے جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد کو تازہ کر دیا۔ میرے السلام علیکم کہنے پر وہ میری طرف لپکا۔ ایسا انتظام ہیتھرو اور Gatwick ائیرپورٹس کے تمام ٹرمینلز پر موجود تھا اور جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو حدیقۃ المہدی، جامعہ احمدیہ اور بیت الفتوح پہنچانے کے لیے گاڑیاں روانہ کی جا رہی تھیں۔ بیت الفتوح جانے والی ایک ویگن میں محترم امیر صاحب گیمبیا اور ان کے ساتھ آنے والا وفد تھا، ایک سیٹ خالی پا کر مَیں بھی ان کا ہم رکاب ہوگیا۔

بیت الفتوح پہنچے تو ربوہ اور جلسہ سالانہ ربوہ کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ نعرہ ہائے تکبیر سے مہمانوں کا استقبال ہو رہا تھا۔ کچھ مہمان ویگنوں سے اُتر رہے تھے تو اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی جانے والے ویگنوں میں سوار ہو رہے تھے۔ ایک دوسرے کو پہچان کر گلے ملنے کے مناظر، شعبہ رہائش، دفتر معلومات، ٹرانسپورٹ، امانات کے شعبوں کے دفاتر کے سامنے مہمانوں کا ہجوم حضرت مختار احمد شاہ جہانپوری صاحبؓ کا شعر یاد دلا رہا تھا۔

لگا ہے کوچۂ دلبر میں دیوانوں کا تانتا سا
کوئی دیوانہ آ پہنچا، کوئی دیوانہ آتا ہے

بیت الفتوح پہنچنے والے مہمانوں کو وہاں کے ناظم مکرم نفیس احمد صاحب دیالگڑھی خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ نعرے ایک بار پھر بلند ہوئے۔ معلوم ہوا کہ ڈنمارک سے دس سائیکل سواروں کا قافلہ آن پہنچا ہے۔ ان کے استقبال کے لیے محترم امیر صاحب برطانیہ موجود تھے۔ جنہوں نے ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام بھی کیا۔

بدھ کا سورج طلوع ہوا تو ہر کوئی اسلام آباد جانے کے لیے بیتاب تھا۔ انتظامیہ نے وقفہ وقفہ سے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا تھا۔ ڈنمارک والے سائیکلوں پر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے تو جرمنی سے آنے والے سائیکل سواروں

کا قافلہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی قیادت میں بیت الفتوح میں داخل ہوگیا، ایک مرتبہ پھر ہر طرف سے نعروں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس قافلہ کو بھی خوش آمدید کہا اور ہر سائیکل سوار کو تمغہ پہنایا۔ محترم امیر صاحب نے 14 سالہ سائیکلسٹ عزیزم سفیر احمد محمد کے ساتھ خصوصی طور پر تصویر بنوائی۔ یاد رہے کہ 29 افراد پر مشتمل اس قافلہ میں شامل سات سائیکل سوار جماعت کینیڈا سے بذریعہ جہاز فرانکفرٹ پہنچ کر اس قافلہ کا حصّہ بنے تھے۔

جلسہ کے ان ایّام میں اسلام آباد کی رونق میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ بدھ کے روز جماعتی انتظام کے علاوہ لوگ اپنی پرائیویٹ کاروں میں بھی عازم اسلام آباد تھے۔ یہاں آنے والے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مزار پر دعا کرتے۔ مسجد مبارک نمازیوں سے قبل از وقت ہی بھر جاتی۔ پھر مسرور ہال، اس کے سامنے کی جگہ اور مسجد کے آنے والے راستے بھی نمازیوں سے پُر ہو جاتے۔ جمعرات کے روز مہمانوں کی بڑی تعداد کو جامعہ احمدیہ یوکے اور بیت الفتوح سے جلسہ سالانہ حدیقۃ المہدی روانہ ہونا تھا۔ بیت الفتوح کے مہمان سات بسوں میں روانہ ہوئے۔ اس روز حدیقۃ المہدی میں موسم ابر آلود اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش کی وجہ سے موسم میں ٹھنڈک کا احساس نمایاں تھا۔ اسی روز حضور انور حدیقۃ المہدی تشریف لائے اور لنگر خانہ میں روٹی پلانٹ اور کھانے کی دیگوں کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں سٹیج پر رونق افروز ہو کر کارکنان سے خطاب کے بعد دعا کروائی۔

جمعہ 26 جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور میزبانوں کے ساتھ مہمانوں کو بھی ان کے فرائض کی طرف کمال عمدگی سے توجہ دلائی۔ جلسہ کی جان تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات ہوتے ہیں چنانچہ سہ پہر ساڑھے چار بجے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے دوران خلافت کے پروانوں سے نہ صرف مارکی پُر تھی بلکہ مارکی کے باہر بھی احباب کا ہجوم حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو رہا ہوتا ہے۔ جمعرات کی شام کارکنان سے خطاب سے اختتامی خطاب تک یہی صورت رہی۔ افتتاحی خطاب میں جلسہ کے مقاصد بیان فرما کر شاملین جلسہ کو ان ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے زُہد کے معانی پیش کر کے مقاصد جلسہ کا مضمون بیان فرمایا اور سمجھایا کہ یہ دن ہیں اپنی حالتوں کو بہتر بنانے کے، یہاں تک کہ رات دیر تک جاگ کر ملاقاتیں اور باتیں کرنے والوں پر واضح فرمایا کہ صبح فجر کی نماز کسی صورت میں ضائع نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرے روز خواتین سے خطاب میں حضور انور نے علاوہ دیگر باتوں کے اپنی نمازوں کی حفاظت اور بچوں کے سامنے نیک نمونہ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ اسی طرح دوسرے روز شام کے خطاب میں جماعت احمدیہ پر گزشتہ سال کے دوران ہونے والے افضال کی جھلک پیش کی اور بتایا کہ امسال دو لاکھ اڑتیس ہزار پانچ سو اکسٹھ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پُر معارف تذکرہ فرمایا اور غیر معمولی جوش کے ساتھ مخالفین کو خوب جھنجوڑا۔ اس کے علاوہ اتوار کے روز عالمی بیعت کی مبارک تقریب منعقد ہوئی جس پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بادامی رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ سالانہ اور نواح میں موجود احباب کا انسانی زنجیر

کے ذریعہ خلیفہ وقت سے جسمانی رابطہ، وحدت کا بےنظیر روح پرور منظر پیش کر رہے تھے۔

دوران جلسہ اجلاسات بروقت شروع ہوتے رہے۔ ہفتہ کے روز امیر جماعت سیرالیون اور اتوار کو امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے اجلاسات کی صدارت کی۔ مقررین میں مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ، ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب، مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا، مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا، مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ جرمنی، امیر جماعت برطانیہ مکرم رفیق حیات صاحب اور صدر قضاء بورڈ برطانیہ مکرم زاہد احمد خان شامل تھے۔ مہمان مقررین میں جکارتہ اسلامک یونیورسٹی کے پروفیسر محترم Ismatu Ropi صاحب کی تقریر اس اعتبار سے اہم تھی کہ آئندہ سال انڈونیشیا میں جماعت کے قیام پر سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں گواہ ہوں کہ انڈونیشیا کے ایک خود مختار قوم بننے کے بعد سے جماعت احمدیہ نے انڈونیشیا کے ثقافتی، تعلیمی اور سماجی منظر نامہ کو تشکیل دینے میں انتہائی اہم اور کلیدی کردار ادا کیا۔ اب جبکہ جماعت احمدیہ کے انڈونیشیا میں قیام پر سو سال مکمل ہو رہے ہیں ہم پُرامید ہیں کہ حضرت خلیفۃالمسیح بنفس نفیس انڈونیشیا تشریف لائیں گے۔ تائیوان سے تشریف لانے والے مہمان Dr.Christie Chang نے بھی دیگر بہت سے مہمانوں کی طرح جلسہ سالانہ کے بارے میں مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کا انتظام ہر سال وسعت پذیر ہو رہا ہے۔ انتظامی یونٹس میں اضافہ کی وجہ سے ناظمین کی تعداد اب سینکڑوں میں اور کارکنان کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔ امسال بھی 430 خدام کینیڈا سے اور 50 ماریشس سے جلسہ پر ڈیوٹی دینے کے لئے آئے۔ پارکنگ کا شعبہ ہی اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ اس کے کارکنان کی تعداد 1986ء کے جلسہ سالانہ کے کل کارکنان سے زیادہ ہوگی۔ 1986ء کے جلسہ سالانہ کے بعد مکرم چودھری حمیداللہ صاحب نے افسر جلسہ سالانہ مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم اور نائب افسر مکرم عبدالباقی ارشد صاحب کو جلسہ سالانہ کی انتظامی کمیٹی ربوہ کی طرز پر تشکیل دینے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ چودھری صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ کی تمام نظامتیں ان کو نوٹ کروائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سال نئے شعبہ جات قائم کئے جاتے ہیں تاکہ شاملین جلسہ کو ہر ممکن سہولت پہنچائی جا سکے۔ امسال حدیقۃالمہدی میں داخلہ اور کاروں کے اخراج کے لئے نئے راستے بنائے گئے تھے جن پر Metal Roads بنائی گئی تھیں اور یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ لوگ ایک ساتھ کار پارکنگ سے نکلنے میں انتظار کی زحمت سے بچے رہے۔ مین مارکی کے علاوہ ایک اور مارکی مردانہ جلسہ سالانہ میں لگائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کھلے میدان میں بھی قالین بچھائے گئے تھے اور آواز کا بہترین انتظام کیا گیا تھا جس سے لوگوں نے استفادہ کیا۔

اس بار جلسہ میں ایک نیا تجربہ سب نمائشوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دینا تھا۔ مخزن تصاویر جنہوں نے 1700 تصاویر نمائش میں پیش کیں نے اپنا تشخص برقرار رکھا۔ IAAAE، ہیومینٹی فرسٹ، الفضل انٹرنیشنل، تحریک وقفِ نَو، شعبہ تاریخ احمدیت یوکے، ایم ٹی اے، ریویو آف ریلیجنز، جامعہ احمدیہ یوکے، شعبہ امور خارجیہ نے نمائش لگائی۔ جمعہ کی شام سات بجے اچانک حضور کے قافلہ کی موٹر کاریں رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئیں تو لوگوں میں تجسس پیدا ہوا اور لوگوں نے کاروں کے ساتھ ساتھ بھاگنا شروع کر دیا۔ کسی کو علم نہ تھا کہ قافلہ نے کہاں جا کر رکنا ہے۔ بالآخر حضورانور کا قافلہ نمائش کے پنڈال کے سامنے آ کر ٹھہر گیا۔ حضورانور نے کار سے نکل کر احباب جماعت کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور مخزن تصاویر کی نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے کم و بیش 45 منٹ تمام نمائشوں کا گہری نظر سے جائزہ لیا اور تفاصیل معلوم کیں۔

امسال وکالت تبشیر نے دوسرے ممالک سے آنے والے مہمانان کی مہمان داری کے لیے خصوصی مارکی بھی لگائی تھی۔ ان مہمانوں میں تائیوان سے آنے والا ایک جوڑا بھی تھا جو نمازوں کے اوقات میں بھی جلسہ سالانہ مارکی میں موجود رہتے اور نماز کے دوران وہ خاتون دونوں ہاتھ ملا کر اوپر ماتھے کی طرف لے جاتیں اور نماز کے وقت اپنی اس حالت کو قائم رکھتیں۔ گویا وہ خود بھی کسی عبادت میں مشغول تھیں۔ ان کی یہ ادا مجھے بہت بھائی۔

سوموار کو اسلام آباد میں نماز ظہر وعصر پر نمازیوں کی اتنی بڑی تعداد موجود تھی کہ اسلام آباد کے میدانوں میں بھی نماز ادا کی گئی۔ اس روز ہونے والے نکاح بھی گویا اب جلسہ کے پروگرام کا حصہ بن چکے ہیں۔ چنانچہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولانا عطاءالمجیب راشد صاحب نے 28 نکاحوں کا اعلان کیا جس کے بعد حضورانور نے دعا کروائی۔

نمازوں کے بعد مَیں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اسلام آباد سے دوسرے ملکوں میں گھروں کو جانے کے لیے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں کیونکہ الوداعی معانقوں کا سلسلہ چل نکلا تھا اور چند روز میں اسلام آباد اپنی معمول کی زندگی کی طرف لَوٹ آئے گا۔